السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کا کسی عورت سے نکاح ہوا، ایک لاکھ روپیہ حق مہر غیر معجل طے پایا، اس کے علاوہ نکاح فارم پر یہ شرط لکھی گئی کہ پانچ تولے طلائی زیور، عورت کی ملکیت ہوگا، شادی کے کچھ عرصہ بعد عورت نے تنسیخ نکاح کی درخواست دائر کردی، پھر تنسیخ نکاح کا فیصلہ ہوگیا، اب کیا خاوند حق مہر کی عدم ادائیگی اور زیورات کی واپسی کا حق رکھتا ہے؟ قرآن وحدیث کے مطابق فتویٰ درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے رجحان کے مطابق حق مہر کی ادائیگی موقع پر ہوجانی چاہیے، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَءاتُوا النِّساءَ صَدُقـٰتِهِنَّ نِحلَةً ۚ [1]

’’تم عورتوں کا حق مہر خوشی خوشی ادا کردو۔‘‘

نکاح فارم پر حق مہر کے متعلق معجل اور غیر معجل کی تقسیم ایک چور دروازہ ہے، ہم اسے صحیح نہیں سمجھتے، بعض لوگ حکومت کی طرف سے حق مہر کی رقم پر ناجائز عائد کردہ ٹیکس سے بچنے کے لیے ایسا کرتے ہیں کہ معمولی حق مہر عند الطلب یا غیر معجل رکھ لیتے ہیں اور طلائی زیورات، عورت کی ملکیت کردیتے ہیں، بطور خلع تنسیخ نکاح کی صورت میں بیوی کو حق مہر سے دستبردار ہونا پڑتا ہے، صورت مسؤلہ میں حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپیہ غیر معجل ہے جو ادا نہیں کیا گیا، خلع کی صورت میں اس کی ادائیگی خاوند سے ساقط ہوجائے گی، البتہ جو زیورات اس کی ملکیت کردیئے گئے ہیں، وہ اسے واپس نہیں ملیں گے، کیونکہ وہ خود ہی ان طلائی زیورات کو اس کی ملکیت کرچکا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۴/۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 378

محدث فتویٰ